بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

بحری جہاز کے ذریعہ سفر کیلئے عازمین حج کی قرعہ اندازی کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے، جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں ان کے مطابق امیدواروں اور کامیاب افراد کا تناسب مایوس کن اور روح فرسا ہے مثال کے طور پر صرف ضلع پشاور کو لیجئے جہاں تین ہزار افراد نے درخواستیں دیں مگر اس ضلع کا کوٹہ صرف ایک سو نشستوں کا تھا یعنی ایک اور تیس بلکہ اس سے بھی زیادہ کی نسبت ملک کے ہر ڈویژن اور ضلع میں رہی (پانچ بدل یا سہ سالہ اور پنج سالہ امیدواروں کے لئے تھوڑا بہت جو الگ کوٹہ تھا اس میں بھی یہی تناسب اس سے بھی زیادہ ہو رہی) بہت سے افراد ایسے تھے جن کا نام قرعہ میں نکل آیا مگر کاغذات میں معمولی کسی سقم کی بنا پر انہیں سعادت حج سے محروم کر دیا گیا، یہی حال ہوائی جہاز کا ہے جن معدودے چند افراد کو ہوائی سفر کی اجازت ہے ان کے ساتھ بھی معاملہ ایک قرض کی ادائیگی بلکہ تاوان سے زیادہ بڑے پیمانے پر ہے اور انہیں بونس واؤچر کے نام دوگنا مصارف ادا کرنے پڑتے ہیں۔

نتیجۃً ہزاروں ضعیف مسلمان اشتیاق دید بیت اللہ میں سسک رہے ہیں، سالہا سال سے ملک کا ایک بہت بڑا دیندار اور ذی شعور طبقہ دل رکھنے والا طبقہ گنبد خضراء کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے تڑپ رہا ہے، پورا سال امید و بیم کے ہیجان و اضطراب میں گزار کر پھر اسی محرومی اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں جو سالہا سال سے ان کے حق میں مسلسل روا رکھی ہوتی ہے، وقتی طور پر دینی اور اسلامی حلقوں سے کچھ شور بھی اٹھ جاتا ہے، تعداد میں چند ایک کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ مگر مسئلہ کی نزاکت اور تلخ اثرات بڑھتے جا رہے ہیں، ہر سال امیدواروں میں اضافہ کے ساتھ ان کی حرمان نصیبی کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے اور جذبات اندر ہی اندر کھولتے رہتے ہیں اور تسکین کا سامان نہ پا کر حکومت سے ناراضگی، نفرت اور پورے ملک سے بیزاری کی صورت اختیار کر جاتے ہیں ـــــ یہ صورت حال کئی برس سے چلی آ رہی ہے، مگر حج بیت اللہ کے مقدس اور مبارک فریضہ کا مسئلہ ہے کہ "بزعم خویش" دنیا کی اس سب سے بڑی نام نہاد اسلامی سلطنت میں لاکھوں پاکیزہ تمناؤں اور مقدس آرزوؤں کے خون کرنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے ہر سال لاکھوں دینی احساسات کے آبگینے چور چور ہو جاتے ہیں، مگر اس کا کوئی علاج نہیں ہو رہا ـــــ مان لیا کہ